از عدالت عظمی

وکرم شیتول اور دیگر

بنام

ایم پی اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور دیگران

11 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

موٹر وہیکل ایکٹ، 1939: دفعہ 68– D۔(3)

مطلع شدہ راستہ – دفعہ 68 – ڈی (3) کے تحت شائع کردہ منظور شدہ راستہ – اس کے بعد بنائی گئی "سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم" – اس اسکیم کے تحت بے روزگار گریجویٹس کو شرائط وضوابط کے تابع مطلع شدہ راستہ پر سواری گاڑی چلانے کی اجازت دی گئی – اپیل کنندہ کا اجازت نامہ منسوخ کر دیا گیا کیونکہ اس نے شرائط وضوابط کی تعمیل نہیں کی تھی – عرضی – عدالت عالیہ کی طرف سے مسترد – اپیل – مطلع شدہ منجمد راستہ میں منعقد کوئی نجی آپریٹر سواری گاڑی چلانے کا حقدار نہیں ہے – اس معاملے میں، اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے پاس اجازت نامے حاصل تھے – لہذا، مطلع شدہ اسکیم کے تحت اس کے علاوہ کوئی بھی خصوصی طور پر سواری گاڑی نہیں چلائے گا۔ اسکیم کے لحاظ سے ہی مطلع شدہ راستہ – اس لیے سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم، واضح طور پر غیر قانونی ہے – عدالت عالیہ کی طرف سے عرضی درخواست کو مسترد کرنا قانون کی کسی غلطی سے خراب نہیں ہوا تھا۔

برج موہن پریہار وغیرہ بنام ایم پی اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور دیگر وغیرہ [1987] 1 ایس سی 13، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1986: کی دیوانی اپیل نمبر 811۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 1985 کے مسک پی نمبر 572 میں 13.1.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایم این کرشنمانی اور پرویز چودھری

جواب دہندگان کے لیے راجندر نارائن اینڈ کمپنی (این پی)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدھیہ پردیش عدالت عالیہ، گوالیار بنچ کے 1985 کی متفرق درخواست نمبر 572 مورخہ 13 جنوری 1986 کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔

تسلیم شدہ پوزیشن یہ ہے کہ زیر بحث راستہ، یعنی گوالیار سے اندور تک، موٹر وہیکل ایکٹ (مختصر طور پر 1939 کا ایکٹ 4) کے باب IV-A کے تحت مطلع کیا گیا تھا جسے موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کے ذریعے منسوخ اور دوبارہ نافذ کیا گیا ہے۔ دفعہ 68-ڈی (3) کے تحت منظور شدہ راستہ شائع ہونے کے بعد، ایک اسکیم تیار کی گئی جس کے تحت بے روزگار گریجویٹس کو "سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم" کے تحت کچھ شرائط وضوابط کے ساتھ مطلع شدہ راستہ پر سواری گاڑی چلانے کی اجازت دی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل گزاروں نے مذکورہ شرائط وضوابط کی تعمیل نہیں کی جس کے نتیجے میں حکام نے ان کے اجازت نامے منسوخ کر دیے تھے۔ کارروائی کو زیر بحث قرار دیتے ہوئے اپیل گزاروں نے ایک عرضی درخواست دائر کی۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ عرضی درخواست کو خارج کر دیا ہے۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

تنازعہ اب دوبارہ مربوط نہیں ہے۔ یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ ایک بار ایکٹ کی دفعہ 68-ڈی کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت نوٹیفکیشن گزٹ میں شائع ہونے کے بعد، پہلے سے موجود تمام آپریٹرز منجمد راستوں پر کام کرنا بند کر دیں گے سوائے ان شرائط وضوابط کے جو خود اسکیم میں مذکور ہیں جو کہ خود قانون ہے۔ اگر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اجازت نامہ حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہے، تو ایس ٹی اے/آر ٹی اے کو مستقل اجازت نامہ حاصل کرنے تک عارضی اجازت نامہ دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں، تسلیم شدہ طور پر، اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے پاس اجازت نامے حاصل تھے اور اس لیے، نوٹیفائیڈ اسکیم کے تحت اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے علاوہ کوئی بھی خصوصی طور پر سواری گاڑی کو اسکیم کے لحاظ سے مطلع شدہ راستہ پر نہیں چلائے گا۔ اس لیے خود روزگار کی اسکیم واضح طور پر غیر قانونی ہے۔ برج موہن پریہار وغیرہ بنام ایم پی اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور دیگر [1987] 1 ایس سی سی 13 کے معاملے میں اس عدالت نے معاملے کے اس پہلو پر غور کیا اور فیصلے کے پیراگراف 3 میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ تاہم، کارپوریشن کے لیے ایکٹ کے باب IV-A کے تحت اجازت نامہ حاصل کرنا اور اس کے نامزد کردہ نجی آپریٹر کو اس اجازت نامے کے تحت اپنی موٹر گاڑی کو مطلع شدہ راستہ پر سواری گاڑی کے طور پر چلانے کی اجازت دینا ایکٹ کے تحت جائز نہیں ہے۔ اسے نامزدگی فیس کے طور پر یا رائلٹی یا نگرانی کے اخراجات کے طور پر کوئی رقم جمع کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس طرح، یہ دیکھا جائے گا کہ مطلع شدہ منجمد راستے میں کوئی نجی آپریٹر سواری گاڑی چلانے کا حقدار نہیں ہے۔ اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ کی طرف سے اپیل کنندہ کی عرضی درخواست کو خارج کرنے میں کوئی قانونی غلطی نہیں ہے۔ مداخلت کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document